

سازمان اسناد و کتابخانه ملی

جاء الحق زرق الباطل ان الباطل ان هو قاتل

الحمد لله والمنة له في رساله مودوده به

٥٩٢٢

محامد مقتنون
المقلب به
دهمك طبع

٥٩٢٢

تصنيف سيف خباب مفتي احمد صابر بن حسين بن ابراهيم بن ابي

مطبع المطابع مراد اباد سين چھپا

شجره‌ی مفتی احمد حسن مؤلف رساله

مفتی احمد حسن بن مفتی شهاب الدین احمد بن مفتی محمد نظام الدین احمد اعظم پوری بن مفتی
 محمد مراد بن مفتی محمد سعید بن مفتی شرف الدین بن مفتی نظام الدین بن مفتی نصر الله
 بن قاضی فضل الله احمد بن قاضی رضی نظام الدین بن قاضی جمال سکاکی بن قاضی سید
 سعد الله که از برتاوه آمده طاح اقامت در اعظم پور افکنده باعث آبادی او شدند
 بن سید معین الدین بن سید الکرم بن سید عالم بن سید بابوشه بن سید اسحاق بن ^{باو}
 بن امام سید صدر الدین بن امام سید یوسف بن امام سید احمد بن امام سید محمد که
 در برتاوه آمدند از سبزواری بن امام سید ابوسعید بن امام سید ابوالخیر بن امام سید ابوالقاسم
 بن امام سید محمد بزرگ که از مصر آمدند در سبزواری بن امام سید یوسف بن امام سید ابوالفتح
 بن امام سید ماشم بن امام سید عبدالقادر پاشا و روم بن امام سید عبدالمنقشدر
 بن امام بهنام سید عبداللہ بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق علیه السلام
 بن امام محمد باقر علیه السلام بن امام زید العابد بن علیه السلام بن امام بهنام
 سید الشہد حضرت امام حسین علیه السلام شهید کربلا بن امام امیر المومنین
 علی علیه السلام

قطعه طبع زاد حضرت امام شافعی صلیا علیه و آله

| | |
|---------------|--------------------|
| علی حبه الحن | قسیم النار و الجنة |
| وصی مصطفی ختم | امام الانس و الجنه |

یافتی

۵۹۷۲

۵۹۷۲

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة على رسول
سيد العالمين والسلام على الائمة المكين
اما بعد وارضع ولائح هو کہ اندون ہر فرد بشر کا مذہب طبعی ہو رہا ہے کوئی کسی کا
مقلد نظر نہیں آتا ایک ایک مسلمان کو رافضی کہتا ہے دوسرے اوسکے
جواب میں اوسے خارجی بتلاتا ہے خصوصاً شہر میرٹھ میں ایسا فساد عظیم
اس تیرہ صدی کے مولویوں نے ڈال رکھا ہے کہ معاذ اللہ ایک مولوی صاحب
و عضافر ماگر سنبر سے نیچے اترے اور دوسری نے فی الفور قدم بڑھا کر اونکی
تکفیر کا فتویٰ جاری کر دیا خدا اور رسول خدا سے نہیں شرماتے قائل
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اہل بیتین کو
کافر کہتے کچھ باک نہیں لاتے دو دو چار چار ورق کے رسالے لکھے اور

یہ لکھا ہے
کہ جنہر سے
یہ لکھا ہے

ایک ۲۴۵
۶۰
۷۵
۶۱
۸

صاحب کتاب ہنگے اور اپنی بزرگوں کا قول جو دراصل باعث اس
 اختلاف کا ہے بالکل ہول گئی کہ انہوں نے در جواب ارشاد نبوی جو در بارہ
 قرطاس و قلم ہوا تھا **حسبتا کتاب اللہ** فرمایا تھا۔ اب کتاب اللہ
 کو جوڑ کر ایجاد بندہ پر کیوں عملدرآمد کرتے ہیں اور مسلمانوں کو کیوں
 مغالطہ دیتی ہیں۔ ہمنے ایک بحال مسمیٰ بہم الراحمۃ العنبرۃ من الحجۃ الحیدر
 و ملقب بہ لقب تنزک مرتضوی تالیف مولوی حسن رضا خان صاحب
 حسن قادری برکاتی بوالحسینی بریلوی سے ایک اپنی عزیز کے پاس دیکھا
 جو میں اس کے نام پر نظر پڑی بکمال شوق بوسہ دیا سر پر رکھا آنکھوں سے
 لگایا لیکن جب اس کے مطالب پر غور کیا گیا تو بقولی برعکس نام رنگی کا فوڑ
 اسے شان مرتضوی کا لکھا تھا والایا یا لہذا محجہ خاکپا نیری مفتی سید احمد حسن
 ولد مفتی محمد شہاب الدین حنفی المذہب پھر ایونی مراد آبادی نے اپنے
 بہائی مسلمانوں کو اس کے دھوکے سے بچنے کی غرض سے یہ رسالہ عجیب و غریب
 بہ حامد مرتضوی و ملقب بہ لقب و ہمک چنانچہ آیات قرآنی اور احادیث
 محبوب سبحانی سے استنباط کر کے لکھا ہوا ہوا۔

مولوی حسن رضا خان صاحب ذرا تعصب کو دور کیجئے غلطی کی نہ سیلئے
 انصاف فرمائے میرا شیوہ نہ تھا الا اپنی جدا مجد کی کسر شان سے سخت
 مغلوب الغضب ہو کر آپ کو جواب دیتا ہوں خفا ہونا آپ مولوی زمین نائب

رسول کہلاتے ہیں عالم میں فاضل میں بین ایک اور فی امت محمدی سر خدا کا
 بندہ جبرائیل الگندہ عاصی روسیادہ سراپا گناہ ننگ خازان ہون۔
 پیدر آید از فرزندیم ننگ بدول مادر بدینو ندیم ننگ بدول تو انشاء اللہ
 تہذیب ہاتھ سے ندونگا اور اگر بالفرض والتقدیر جوش محبت میں کوئی کلمہ
 خلاف ادب ہی قلم سے نکلیا ہے تو آپ بفحوائے رخصوردان خطا و ازبزرگان
 عطا معاف فرمائے آپ اپنی کتاب الرایحۃ العنبریہ کے صفحہ دس کی سطر
 بارہ میں اہل تفضیل و حضرت اہل شیعہ کو مخاطب کر کے یوں فرماتے ہیں کہ
 آپ کے پاس ہی کوئی حجت ہے یا محض ایجاد بندہ پر قناعت فرمادہ نہیں
 دو ہی ایک آیت قطعی الدلالت یا احادیث صحیح المتن والسند سے شخصین کا
 ولایت ذاتیہ میں جناب امیر علیہ السلام سے کم نہ ثابت کرو گے یا سلف
 و خلف اکابر امت کا سوا و اعظم آپ کی طرف ہو تو او نہیں کے اقوال پیش
 کیجئے اہل آخرہ۔ سو مولانا ذرا مخاطب ہو کر گوش جان سنئے اور اپنی اس
 عقیدہ باطل سے نائب ہو جائے۔

| | |
|---|----------------------------------|
| ان سا قیا شراب طہور اپلا مجھی | سزا ہوں اویسیج دو عالم جلا مجھے |
| لینا ہے بادشاہ رسل سے صلا مجھی | جلوہ دکھا رہی ہے علی کنی لا مجھے |
| مضمون میں نشہ می عرفان کا رنگ | وہ پیچہ کرو نہیں کہ بیل ہی دنگ |
| روایت ہے کہ دسویں برس ہجرت کے حضور پرنور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ نے | |

ایک حج کہ جسکو حجۃ الوداع کہتے ہیں ادا فرمایا اور وقت مراجعت غدیر خم کی
 مقام ذی الحجہ کی اٹھارویں تاریخ آیہ کریمہ یا ایہا الرسول بلغ
 ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فاعلم انک
 رسالتہ واللہ یعصمک من الناس انزل ہوئی تو
 اسوقت حضرت رسالتاب باوجودیکہ مقام غدیر خم فرود گاہ مسافریں
 نہ تھا اوسے جگہ فروکش ہو کر پالان اشترے سبے منبر بنوا کر آپ اوسپر
 چڑھے تاکہ سب کو دکھائی دین اور بعد نماز ظہر خطبہ مطول پڑھا اور بعد
 ارشاد فرمایا کہ ایھا الناس الست اولیٰ بالمومنین
 من انفسہم سب و عرض کیا کہ بلے یا رسول اللہ ہم خوب جانتے ہیں
 کہ آپ اولیٰ اور بہتر ہیں ساتھ مسلمانوں کے اونکی ذاتوں سے پہر فرمایا
 من کنت مولاه فعلی مولاه اللہم وال من
 والہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ
 وانصر من نصرہ وادسر الحق معہ حیث
 کان فقال عمر بن الخطاب بخ بخ لک یا ابالحسن
 اصحت مولائی و مولیٰ کل مومن ومومنة
 مولانا شرم نہ کیجے معاملات دین میں آپ کے عقائد کی موافق تو مجتہد
 خطا کرنے پر ہی اجر نیک پانیکا مستحق ہوتا ہی لو سچ تو کہو کیا یہ آیت قطعی الدلالتہ

اور یہ حدیث صحیح المتن اور یہ قول ادنیٰ خلفائین سے ایک خلیفہ صاحب
کاکہ جس نے آپ ولایت ذاتیہ میں علی ولی اللہ کو کم بتلاتے ہیں دلیل روشن
اور فرض ہونے اطاعت امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی گردن جملہ اصحاب
وسائر اہل اسلام پر ہی یا نہیں اگر اسپر ہی آپ قائل نہوں تو اور لیجئے
گہبرائی نہیں سنتے جائی ایک ربع کلام مجید توصیف جناب امیر من نازل
ہوا ہے آپ ایک ہی آیت کو لکھ کر ایسے پیرے کہ حق و باطل میں تمیز نہ رکھی
کیا سب جہان کو دوستان علیؑ اور محبان آل نبیؐ سے خالی پالیا تھا جو بیک
شد و مد تقارہ ناصیت پر ڈونکا مارا۔

| | |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| روا برای سردین خویش تاجی ساز | ز خاکپای جوانمرد وال من والاہ |
| ز عدل عداوت او دور دار تانہ نخوری | ز تیغ لفظ نبی زخم عدا من عاداہ |
| آنکس کہ بمصطفیٰ تختیں بار است | آنکس کہ دلش خرنیہ اسرار است |
| آنکس کہ بجمع مومنان سردار است | سلطان دو کون حیدر کرار است |
| یکتائی و پاکی بہ خدامی ز سید | سلطانی عالم بقای ز سید |
| محبوبی او بہ مصطفیٰ ز سید | شاہی جہان بہ مرتضائی ز سید |

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وكونوا مع الصادقین
کیون مولانا کیا عبد اللہ ابن عباس جنہیں آپ سرتاج مفسرین لکھتے ہیں
بحکم حدیث نبوی صادقین سے کنایہ ذات امیر المؤمنین اور اصحاب علی جناب

اونکے سے نہیں لکھانے نے۔

واللہ کہ بی ریا علی ولی است
شاہنشاہ صفیا علی ولی است

سر حلقہ ادلیا علی ولی است
محبوب و محب عین ذات احمد

محدث جنبل مسندین اور شیروہ فرووس الاخبار میں اور ابن مروفہ
اپنی مناقب میں ابن عباس سے روایت کرتا ہے کہ جب آیہ کریمہ انا
منذ سر و لكل قوم ہاد نازل ہوئی تو اس سرور علیہ السلام
نے اپنا دست مبارک سینہ پر رکھ کر فرمایا کہ میں ہندو ویم دہندہ اور اپنی ناتہ علمی نقی کے
دش مبارک کی طرف اشارہ کر کر فرمایا کہ یا علی تو مادی اور راہنما خلق کی بعد میری اور
نہایت پاویگا کوئی ایک غیر تیری سی۔ مولانا آپ تو ولایت دائمی ہی پر فخر کرتے تھے
اس روایت سے تو بدینی میں کی ہی کہوتی ہوئی نظر آتی ہو اور یہ تو سچ و حقیقت کی
کہ لئی تھی یوت کی کہانی کو نکل گئی و خصم سماج فافہم و تدبر۔

کہ دوستی زرہ صدق باطل اوارم
ولی جہ غم کہ شفیع جہ مصفا و ارم
کہ رہنما ہر حق جو مر تصنا و ارم

اگر تمام جہان دشمنست نیست غمی
اگر جہ موی بہو عاصی و گنہ گارم
مرا بخضر و بکس نیست حاجت ای شفی

روایت ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام و عباس و علیہ السلام ایک باہم
ایک دوسری پر اظہار تفاخر کرتے تھے عباس نے کہا کہ میں تم دونوں سے
بڑھوں کس واسطے کہ خاجیون کو پانی دینا میری ذات سے متعلق ہے

طلحہ نے کہا کہ نہیں میں تم دونوں سے فضیلت رکھتا ہوں کیونکہ میں عمر
 خانہ کعبہ ہوں اور کنجیان بیت اللہ کی میری تفویض میں رہتی ہیں جناب
 امیر نے یہ سنکر فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ تم لوگ کیا کہتے ہو بدرستیکہ میں نے
 تم سب مسلمانوں سے پہلے جناب رسول علیہ السلام کے ساتھ نماز ادا کی ہے
 اور میں صاحب جہاد ہوں واقعی فرماتے ہیں کہ اوسوقت حضرت حق سبحا
 تعالیٰ نے صداقت قول جناب امیر کے لکھی کہ **اجعلتم**
سقائۃ الحاج وعمارة المسجد الحرام لمن امن
باللہ والیوم الآخر وجاهدا فی سبیل اللہ
لا یسئلون عند اللہ نازل فرمائی یعنی کیا برابر کرتے ہو تم
حاجیوں کو پانی دینا اور تعمیر کرنا مسجد الحرام کا مثل کلام اوس کسی کے
جو ایمان لایا خدا اور روز جزا پر اور جہاد کیا جس نے راہ خدا پر اور یہ صفات
خدا کے نزدیک نہیں برابر ہو سکتیں ساتھ اوس کے اور بعد ازان واسطے
زیادتی بیان کے نص صریح و صحیح میں خدا نے فرمایا کہ الذین امنوا
وہاجروا وجاهدوا فی سبیل اللہ باموالہم
وانفسہم اعظم درجۃ عند اللہ واولئک
ہم الفائزون ببلشہم کہ بہم برحمتہ مند و
رضوان و جناۃ لہم فیہا ابدانا اللہ عندہ

اجر عظیم یعنی وہی لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور مہاجرت و جہاد کیا
 جنہوں نے راہ خدا میں ساتھ مالوں اور نفسوں اپنوں کے رتبہ اونکا بڑا ہی
 دوسروں سے خدا کے نزدیک اور وہ فائز اور رستگار ہیں اور مردہ اور بشارت
 دیتا ہے پروردگار اونکو ساتھ رحمت کے درگاہ اپنی سے ساتھ رضوان اور
 خوشنودی جنات و لذات سے کہ اونکو بہشت میں ہونگی اور ہمیشہ وہ بہشت میں
 رہیں گے و اقدی بعد بیان ایراد آیات مذکورہ کہتا ہے کہ سبحان اللہ خداوند
 کریم نے مرتضیٰ علی کو اونکی دعویٰ میں سچا کیا اور اونکی ایمان اور مہاجرت کی
 گواہی دی اور خاص اونکی تعریف فرمائی اور مرتبہ اونکا ایسا بلند فرمایا اور
 یہاں تک پہنچا یا کہ بعد نبی غیر علی مرتضیٰ کوئی اور شریک نہیں پہنچ سکتا۔
 کہاں میں شان مرتضوی کے کہتا ہوں اے فراخواب غفلت سے بیدار ہوں
 آنکھیں کھولیں ہوشیار ہوں اور جناب مرتضوی کے غلو و مرتبت کو ملاحظہ کریں
 اور اعتقاد اپنا نسبت اوس الی خدا کی درست کریں کیونکہ محبت علی کو تکمیل
 ایمان میں دخل تمام ہے۔

| | | |
|---|-----|--|
| پیرایہ شادمانیم حب علی است چون کعبہ جاودانیم حب علی است دیوانہ اسرار کمال علی ام واللہ کہ طالب وصال علی ام | دلہ | سرمایہ زندگانیم حب علی است حاجی سوئی کعبہ رفت من سوئی نجف پروانہ انوار جمال علی ام از جملہ جہانیان بریدہ کشفی |
|---|-----|--|

۱۱
ورکيون مولانا حسن رضا خان صاحب کيا آيات کریمہ انما یرید اللہ
لیذہب عنکم الرجس اهل البیت ویطہرکم
تطہیراً۔ اور فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک
من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم
ونسائنا و نسائکم و انفسنا و انفسکم ثم نبہل
فنجعل لعنة اللہ علی الکاذبین ۱۰ تفصیل آل عباس پر
دلیل قوی نہیں ہے اور کیا صواعق محرقہ اور کشف زحشری میں یہ عبارت
نہیں لکھی کہ نہیں ہے کوئی دلیل اس سے زیادہ قوی افضلیت آل عباس پر
اور مراد آل عباسی جناب مرتضیٰ علی اور فاطمہ الزہراء اور حضرات حسنین
علیہم السلام میں یا آپ کسی تاویل علیل سے علی مرتضیٰ کو نفس پیغمبری
نہیں جانتی۔ ہی آپ عالم ہو کر ایسے الفاظ اپنی زبان سے نکالیں اور اپنی
مسلمان بیانیوں کے لئے بجای ہدایت چراغ ضلالت کو روشن فرمائیں
ذرا تو شرم کی ہوتی کچھ تو خدا سی ڈری ہوتے آخر ایک دن اوسى معنہ دکھانا ہی خیر
الانسان مرکب من الخطاء والفسیان ۱۱ اب یہی
اس اعتقاد سی باز آؤ تو بہ کرو صراط المستقیم کو ہاتھ سے نہ دو دیکھو مناقب
ابن مردویہ میں ابن ہارون عبیدی سے منقول ہے کہ کہا اوسنی کہ میں ہم راہی
اہل حوارج تھا اوس روز تک کہ سنائی ابو سعید خدری سے کہ کہتا تھا

یہ بات یہ بات مردمان اسلام چہ فرائن پر مامور ہوئے تھے ایک فرض تھا کہ
 ترک کر کے چاہ ضلالت میں گرے کسی نے پوچھا کہ ای ابو سعید وہ پانچ فرض
 کو نئے میں فرمایا کہ اول کلمہ طیب دوم صلوٰۃ سوم زکوٰۃ چہارم صوم ماہ رمضان
 پنجم حج بیت اللہ پوچھا وہ ایک فرض کو نسا ہی جسے ترک کر دیا فرمایا کہ وہ
 ولایت علی ابن ابیطالب ہے۔ کہا کیا دوستی جناب امیر کی ایسی فرض ہے
 فرمایا بلے اوستی کہا پس اس صورت میں جملہ مردمان تارک ولایت علی مرتضیٰ
 عاصی ہوئے کیونکہ حق ولایت علی مرتضیٰ بجائے لای ابو سعید خدری نے کہا کہ یہ
 میرا کیا گناہ۔ اور کیوں مولانا وقفوہم انہم مسئلون
 کیا کلام خداوند علام نہیں ہے اور کیا مناقب ابن مردویہ میں ابن عباس سے
 اور سند احمد حنبل میں ابو سعید خدری سے معنی اس آیت کے اس طرح پر
 منقول نہیں ہوئے ہیں کہ قیامت میں خدا حکم فرمائے گا کہ جمیع مخلوق کو استاء
 کرو ویسئلون عن الاقرار ولو کایت علی ابن ابیطالب
 اور بعض کتب حدیث میں یہ بھی لکھا ہے کہ تمامی انبیاء علیہم السلام نے شب
 معراج میں جناب صاحب قاب قوسین اور سید الثقلین سے عرض کیا کہ
 ہم سب بنی مبعوث ہوئے ہیں اور پر شہادت لا الہ الا اللہ اور
 اقرار نبوت جناب والا اور ولایت علی اعلیٰ ہے اور مناقب ابن مردویہ
 میں زید بن شریح بن فضال سے مروی ہے کہ سنا ہے جناب امیر علیہ السلام سے کہ

فرمائی تھے کہ فرمایا رسول خدا نے مجھے درحالیکہ میں آنحضرت کو اپنی سینہ سے
 تکیہ لگائی ہوئے تھا کہ یا اخی کیا نہیں سنا تم نے قول خدا کہ فرمایا ہر اوستی
ان الذین امنوا و عملوا الصالحات اولئک ہم
خیر البریہ یعنی بدستیکہ وہ لوگ ایمان لائے اور اعمال نیک
 کئے انہوں نے وہ گروہ بہترین مخلوق ہے اور ای علی وہ تیرا گروہ ہے اور تیری محبوب
 اور وعدہ گاہ ہمارا تمہارا حوض کوثر ہے۔ اور خطیب خوارزمی بروایت دیگر جابر
 بن عبد اللہ انصاری سے نقل کرتا ہے کہ ایک روز ایک جماعت اصحاب کبار کی
 حضرت کے حضور بیٹھی ہوئی تھی کہ جناب ولایت مآب نمودار ہوئی جناب رسول خدا
 حضور کو دیکھ کر اور دیگر اصحاب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بہائی میرا تمہاری طرف
 آتا ہے اور بعد ازاں دیوار کعبہ پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ مجھے قسم ہے اوس شخص کی کہ
 جان میری اوس قبضہ قدرت میں ہے کہ علی اور محبان علی رستگار ہیں دن قیامت
 کے اور علی پہلا مرد ہے تم میں سے کہ ایمان لایا اور خدا کے اور تم سے بڑا ہوا ہے و فاکرین
 او پر عہد و پیمان خداوند تعالیٰ کے اور بہتری تم سب سے قیام کرنے فرمان خدا میں
 اور تم سب سے عادل زیادہ ہے حق رعیت میں اور تم سب سے نیک زیادہ ہے خدا کے
 نزدیک از روی افزونی مراتب کی جابر کہتا ہے کہ بخدا بعد نزول آیت مذکورہ جس وقت
 علی مرتضیٰ کو آتے دیکھتے جملہ اصحاب رسول بیاختہ زبان پر لاتے کہ جاکو
خیر البریہ یعنی آیا بہترین مخلوقات۔ مولانا فرمائی کہ قرب الی اللہ

اور کرامت جاہ اور علو پیاگاہ میں رتبہ ہماری مولا کا زائد ہی یا اگر شیخین کا
صاحبو منصف مزاج و ذرا غور کرنا کہ قرب الہی اور کمال معرفت میں علو و تنہائی
حسب فرمودہ باری عز اسمہ ہماری مولیٰ اسد اللہ الغالب کو ہی یا کسی اور شخص کو
بہلا اب کیونکر ہم اونکو سب جہان سے بہتر اور برتر بخانین حکم خدا کو کیونکر نہ مانیں

| | |
|---------------------------------|--------------------------------|
| برتر ہے علی کا ہر بشر سے پایا | اوس خیر بشر کو پاک شر سے پایا |
| کعبہ میں تولد اور مسجد میں وفات | جو کچھ پایا خدا کے گہر سے پایا |
| تا چند خراب بچو خاشاک و خسی | و ز فرط ہوس بہر طرف چون کسی |
| گر قرب خدائی خواہی اسی سالک | رو و دستی علی گزین تا برسی |
| گر پرست کسی کہ علی را نظیر هست | با او بلو کہ آب ہوئی گلاب نیست |

مناقب ابن مردویہ میں جابر انصاری سے مروی ہے کہ ایک روز جناب
رسالتا کے حضور چند اصحاب بیٹھ ہی ہوئے ذکر جنت کر رہے تھے حضرت رسول مقبول
سے فرمایا کہ اول اہل جنت از روی دخول علی ابن ابیطالب ہو ابو جابر انصاری
نے یہ شکوہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بنی ہاشم بن خدیج ہی کہ تا وقتیکہ میں جنت میں
قدم نہ رکھوں گا جنت تمامی انبیاء پر حرام ہے اور جب تک میری امت بہشت میں
نہ داخل ہو سکی تب تک تمامی اہم پر جنت حرام ہے فرمایا بلی لیکن کیا تم نہیں
جانتے کہ جناب احدیت میں ایک نواہی نور کا اور نمود ہی باقوت کا اور اوپر
کہا ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وال محمد

خیر البریہ اور صاحب لوا اور امام القیامہ علی ابن ابیطالب سے
 جابر کہتا ہے کہ جب نبی خدا نے ولی خدا کو اس منقبت سے شاد فرمایا تو مرتضیٰ علی
 نے اپنی زبان کو ہر نشان سے عرض کیا کہ تعریف اس خدا کی کہ جس نے آپ کو
 طفیل سے مجھو تا محمی مخلوق سے مکرم اور مشرف کیا اور سوقت جناب رسول
 علیہ السلام نے فرمایا کہ بشارت ہو تجھ کو ای ہائی میری کہ جو ہندہ خدا آپ کو
 تیرا محب بنائے گا اور تیری محبت رکھے گا خداوند تعالیٰ اوسے دن قیامت کے
 ہماری ساتھ مبعوث کرے گا اور بعد ازاں یہ آیت پڑھی کہ **فمفعلا صدق**
عند ملیک مقتدر۔ ہاں کہان میں مولوی حسن رضا خاں نے
 اب تحقیق طلب دل اور انصاف پسند آنکھیں تلاش فرمائیں اور اپنی تالچین کو
 اور آپ کو خواب غفلت سے جگائیں اور اس ارشاد ہدایت بنیاد حضرت اسد اللہ
 کو بنظر ایمانی غور کریں اور کرائیں کہ یہاں جو حضرت مولیٰ اپنی ذات کو سب پر
 فضیلت دی ہیں یہ امورات ظاہری بالائی باتوں میں کلام فرماتی ہیں
 یا خلوص ایمان و فوت و شدت خوف الہی میں مولانا ابووصاف دل سے
 کہہ دو کہ علی مرتضیٰ شیر خدا کی خوبیاں سب سے زیادہ اور اونکا درجہ سب سے اونچا
 اور مرتبہ سب سے بزرگ اور بارگاہ رسالت و احدیت میں عزت سب سے
 افزوں ہے اور اگر اسپر بھی اقرار آپ کو نہ ہو اور بات کی پج ہی کرو تو اب ان
 سب سے صاف اور صریح دلیل ہماری سنو کیا آپ نے نہیں سنا یا کسی تفسیر میں

جناب کی نظر سے نہیں گزرا کہ جب سورہ ہرات کی دس آیتیں اول کی
 نازل ہوئیں اور حکم خداوندی پہنچا کہ اسے حمد آگاہ کو تمامی مردمان
 مکہ کو حج اکبر کے دن کہ خدا اور رسول خدا نیز اسے مشرکوں سے
 تو حضرت رسول مقبول نے وہ آیات ابو بکر بن قحافہ کو دیکر جانب مکہ
 واسطے سنانے آیات کے روانہ فرمایا بعد تین روز کی روانگی ابو بکر رضی اللہ
 عنہ جبریل تعجیل عجیل حکم رب الجلیل فرمان لائے کہ لا یودعک
 الا انت اور جل منک یعنی امی محمد پیام الہی یا تو خود بنفس
 او اگر یا کسی ایسے شخص کو پہنچا دے کہ جو مثل تیری ہو اور یہ پیام او کسی
 ہرگز ادا نہ ہو گا تب حضرت نے اپنا شتر تیز رفتار پر جناب شیر خدا کو سوار
 کرا کے بہت عجلت کے ساتھ تاکیداً روانہ فرمایا اور کہا کہ تم راہ میں
 ابو بکر کو جاؤ اور اس سے آیات لیکر اور مکہ کو جا کر مشرکین کو اپنی
 زبان سے سنانا۔ مولانا ابی ہبی تفضیل علی پیر ایمان لاری یا ابی ہبی
 ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم ہی بنے بیٹے ہو۔
 یہ غمخیز کی احادیث درکار ہوں تو انجناب فرماتے ہیں کہ کنت انا
 و علی نور ابین یدی اللہ مطیعاً یسبح اللہ ذالک
 النور و یقصد سہ قبل ان یخلق آدم اربعہ عشر
 الف عام فلما خلق اللہ رکب ذالک النور فی صلبہ

فلم یزل ینقلبه من صلب الی صلب حتی اقره
 فی صلب عبد المطلب فقسمہ قسمین فاقترسمی
 فی صلب عبد اللہ وقسم علی فی صلب ابیطالب
 فعلی منی وانا منہ کتاب اربعین ابوالکلام و نزل المسائین
 شرف الدین و مناقب خطیب خوارزمی و مودات میر شیر علی ہمدانی و مسند
 احمد حنبل میں سلمان فارسی سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا نے کہ چودہ ہزار
 سال قبل از تولد آدم علیہ السلام میرا اور علی کا ایک نور تھا اور درگاہ خداوند
 عزوجل میں تسبیح و تہلیل و طاعت کیا کرتے تھے جب آدم پیدا ہوئے
 اوس نور نے صلب آدم میں قرار پکڑا اور اسی طور صلب بہ صلب منتقل ہوتا ہوا
 صلب عبد المطلب تک پہنچا بعد ازان اوس نور کے دو جزو ہو کر ایک نے
 جو قسم میری تھا صلب عبد اللہ میں قرار پکڑا اور دوسرے نے جو قسم
 علی تھا صلب ابوطالب میں قرار پکڑا پس علی مجھ سے ہے اور میں علی سے
 ہوں اور صحاح ستہ اور صواعق محرقہ ابن حجر و مصابیح و مسند احمد حنبل و
 مشکوٰۃ میں بروایت حبشی بن جنادہ مسطور ہے کہ فرمایا آنحضرت نے
 انا علیا منی وانا من علی وھو ولی کل مومن
 و مومنۃ بعدی لایؤدی دینی الا علی
 یعنی تحقیق علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ حاکم اور والی ہے

ہر مومن اور مومنہ کا اور بعد میرے کوئی شخص ادا نہ کر گیا اور نہ پہنچا دیا
 میرے کوئی چیز مگر علی۔ مولانا اب بھی آنکھیں کھلیں یا نہیں اگر کچھ چپک
 پلکوں میں باقی ہو تو اسے اس حدیث سے کہ جسکی راوی آپکی خلیفہ دوم ہیں
 دور کئے اور نزل المسائین اور صفوة الذلال میں بروایت ابن عباسؓ
 منقول ہے کہ رسول خداؐ نے فرمایا علیؓ سے کہ اے علی تو ہے اول مسلمانوں کا
 از روئے اسلام کے اور تو ہی اول مومنوں کا از روئے ایمان کے اور تو ہی
 مجھے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے روایت ہے کہ جب شب زفاف حضرت
 خاتون جنت میں جناب رسالتؐ نے بعد کرنے چند وصایا اور دعا کے
 خاتون کے حجرہ سے اوٹھنا چاہا تو خاتون قیامت خلاصہ دو دمان رسالت
 اشک ریزان ہوئیں اور رونے لگیں پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ ای بیٹی کوئی
 چیز نے تجھے رولایا تحقیق میں تجھے ایسی شخص کو دیا ہے اور ایسی شخص سے
 تیرا نکاح کیا ہے کہ اسلام اسکا سب سے پہلے اور علم و حلم اسکا سب سے
 زیادہ اور عرفان اسکا ساتھ خدا سے عزوجل کے سب سے بہت اور
 خلق اسکا سب سے بہتر ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے
 فاطمہؓ کو روتا دیکھا کہ بطریق تلمظ فرمایا کہ اے جان پدر میں نے تیرے
 حق میں قصور نہیں کیا اور ایسے شخص کو تیرا خاوند کیا ہے کہ وہ بہترین
 میرے اہلیت سے والذی نفسی بیک لقد زوجتک

سید انی الدنیا و انه فی الاخرة لمن الصالحین
 اور بروایتی ان الفاظ سے حکم فرمایا بعلمک الافناس علیہ حد
 من الناس ولنعلم ما قبلہ یعنی شوہر کیا یعنی تیرا ایسے
 شخص کو کہ نہیں فضیلت رکھتا اوپر کوئی ایک تنفس بھی متقدم اور متاخرین سے
 کہان میں میری مولا پر شخصین کی فضیلت دینے والے کہ ہر میں میری آقا کو ولایت
 ذاتیہ اور معرفت ربانیہ میں شخصین سے کم بتائیو الی انکسین کہولین الصافات سے
 دیکھیں میری مولا کی مرتبہ عالی کو اور اپنی عقائد ناقصہ سے باز رہ کر طلب مغفرت کریں
 ورنہ بفقوای حدیث رسول مقبول علی باب خطہ من دخل
 منه کان مومنا ومن خرج منه کان کافرا ۱-
 خدا جانے کس عذاب الیم میں گرفتار ہو گا اور مرتبہ قرب امیر المؤمنین علی علیہ السلام
 جو درگاہ الہی جلت عظمتہ میں ہی اس حدیث سے بخوبی ثابت ہے روضۃ الاحباب میں
 جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ وقت محاصرہ طائف رسول مقبول نے
 جناب امیر سے بہت دیر تک سرگوشی فرمائی لوگوں نے کہا کہ عجب راز و دراز محمد نے
 اپنی چھری بہائی سے کہا اپنی یہ سن کر فرمایا کہ ما انتجندہ اولکن اللہ انتجہ
 یعنی نہ خود اوس سے راز نہیں کہا بلکہ محمد اللہ نے اوس سے کہنے کو مامور کیا تاہم اور حضرت
 راز عین دلیل تقرب ہے۔

محرم اول ہجری

محرم اول ہجری

کاتب نقش نامہ تنزیل
ابن عسمنی و ہم و ااماد

خازن گنج خانہ تاویل
جان پیغمبر از جمالش شاد

سلف و خلف اکابر امت کی اقوال کی اگر خواہش ہو تو او نہیں ہی ملاحظہ فرمائے
مولانا روم علیہ الرحمۃ اپنی شہنوی میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

اوصیو انداخت بر روی علیؑ افتخار ہر نبی و ہر ولی

کیون مولانا جب ذات علیؑ افتخار ہر نبی اور ہر ولی قرار پای تو آپ کی شخصیت پر فضیلت
نہونی کی کیا وجہ کیا آپ کی نزدیک شخصیت ولایت عامہ سی بھی کہ جنہیں ادنیٰ درجہ کا اہل
ایمان ہی حکم باری شامل ہو کچھ حصہ نہیں رہتی ہاں شیخ صنعانی اباء و اجداد ہی تو
ہیں وہ کیون اس حکم میں شامل ہونی لگو تھے۔ احمد جام اپنی ایک غزل میں تو بہت ہی
لکھتے ہیں مگر میں صرف و شعراؤں سے لکھتا ہوں تاکہ آپ کی سمع فراموشی ہی نہ ہو اور مطلب ہی
ہاتھ سے بچاؤی جو آپ کی نازک مزاجی کا بھی بہت خیال ہو سو وہ فرماتے ہیں۔

چو خدا پرست خدا می کریم
کہ مولیٰ کہ بود کرا بندہ بودی

بجب کہ بروی بسر زندگی را
بگویم علی باز گویم علی را

اور امام شافعی صاحب کا بھی ہوا اعظم بندہ ہی کی طرف ہو وہ ہی بظاہر اس
برشتہ معلوم ہوتی ہیں باطن کا حال خدا جانی یا پھر ایک قطعہ مشہور اونی ہی تبرکات لکھتا ہوں

علی حبہ الجنہ
وصی مصطفیٰ حقاً

قسیم النار و الجنہ
امام الانس و الجنہ

اور آپ کی ہموطن قدوۃ السالکین زبدۃ العارین مولانا و مرشد نامیان نیاز احمد صاحب
قدس سرہ العزیز بریلوی یوں تحریر فرماتے ہیں۔

پیغمبر بر سر منبر نشست و خواند مولائش | کہ نامو لائش را باشد اندر خلق برائی

مولوی حسن رضا خاں صاحب اب بھی آپ قائل ہوئے یا نہیں کہ ولایت اور معرفت اور قرب
الی اللہ وغیرہ جملہ مراتب میں اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب ہی سب سے بڑے پھر کہ میں
اگر اب بھی کچھ شک ہوا اور اسی عقیدہ پر اپنی جمعی ہوئی ہو تو ایک حدیث قطعی الدلائل
اور سننی اور بعد از ان تم جانو اور تمہارا ایمان۔

سمجھانے سے تمہارے سر و کار | اب مان نہ مان تو ہے مختار

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خیر البشر لاجدی

من ابی فقد کفر یعنی علی رضی سب مردمان دنیا سے بعد میری بہتری اور
جو اس سے انکار کرے وہ کافر ہے۔ حضرات یہ تو جواب ترکی بہ ترکی لکھا گیا الا اعتقاد
کے اہل سنت والجماعت کا یہ ہے کہ خلفاء الراشدین کو فضیلت علی الترتیب خلقت
دینی چاہی اور سطح کہ حضرت رسالت خاتم النبوة میں اس طرح جناب امیر ہی خاتم الخلفاء
اور خاتم الاوصیاء میں اب رہی تفصیل علی بر شیخین اور یوں سمجھا چاہئے کہ جیسے
خداوند عالم نے انبیاء و اسلاف کو پیدا کر کے ہر ایک کو ایک ایک کمال جدا گانہ دیکر خلقت
نبوت موزع فرمایا اور بعدہ حضرت محمد مصطفیٰ کو ظاہر فرما کر اور نبوت اور رسالت کو جملہ مراتب
فراہم کر کے آپ کی ذات معدن صفات میں تفویض فرمائی چنانچہ خلافت آدم شجاعت نوح

معرفت شیت خلت برائیم لسان اسماعیل رضای اسحق فصاحت صالح بشارت یعقوب
 حسن یوسف کلام موسیٰ تحمل ہارون صبر ایوب صوت داؤد عبادت یونس عصمت
 یحییٰ حکمت لقمان وقار الیاس کرم عیسیٰ عطا کیا اور ماسوی اسکے اور ہی بہت سی
 کمالات ظاہری و باطنی اور مراتب صوری و معنوی جو مخصوص بالذات والاصفات
 روزازل سورکھی تھے اور کسی نبی مرسل کو عطا نہ ہوتے سو وہ ہی خالق یکتائی
 آپ کی ذات والا میں تفویض فرما کر افضل المرسلین فرمایا اسی طرح ذات
 علی کو جملہ کمالات خلفاء و اوصیاء مابقی سے جو انکو ایک ایک فرداً
 منجانب باری عز اسمہ مرحمت ہوا تھا اور نیز وہ کمالات جو مخصوص آپ کی
 ذات خاص سے تھی عطا فرما کر افضل الخلفاء اور خاتم الاوصیاء فرمایا۔ بسین
 تفاوت رہ از کجاست تا کجاہ آپ کو خلیفہ بلا فصل کہنے میں وہ بات نہیں
 جو خاتم الخلفاء کہنے میں پائی جاتی ہے صرف اپنی اپنی سمجھ کا پیر ہے۔ خداوند
 بطیفیل رسول مقبول و خلفاء اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ و دو وار وہ امام و چہار مہموم
 علی نبینا وعلیہم السلام مولف رسالہ مذاکوہی محبت اور توفیق متابعت آن
 بزرگان دین کی رحمت فرما بحرمت النبی وآلہ الامجاد۔
 ثم الكلام بعون الملك العلام بيد القير احقر الزمن مفتي سيد احمد حسن
 بچہریونی مراد آبادی

خاتمہ کتاب

کر چکا خون خدا سے اسے ہمام
ماتف غیبی نے دی محب کو ندا
ہوں گے سب مقصد تری اسدم روا
مینے کی حق کی طرف اسدم رجوع

جس گہری مین اس رسالہ کو تمام
باب فرحت و لپہ میرے وا ہوا
یہ دعا کا وقت ہے اب ماتہ اوٹھا
تب تو بالقلب حضور او صد خشوع

مناجات بدرگاہ قاضی الحاکم

کن قبول از بندہ عاصی دعا
سہم نہ کہ بلا و غم

مین رہوں بے رنج و خوف و غنا
ماتہ مین مولا کے میرا ماتہ ہو
سیح او سے کرا خدا سے دوسرا
بہرا احمد مجتبیٰ اسے کردگار
اور علیٰ عالی کی ہمت کے لئے
کہا کے سم جسے دیا ہے تجھ پیہ دم
عابد و زاہد علی کے واسطے
موسیٰ کاظم کی تجھ کو ہے قسم
اور تقی با صفا کے واسطے

سید الشہداء کے سب سے
سایہ شہدائین تار و زجرا
حشر بھی میرا اونہین کے ساتھ ہو
خواب مین دیکھا جو مینے باجرا
ہند مین میری نہ لے تو جان زار
فاطمہ زہرا کی عصمت کے لئے
سبط اکبر کی تجھے یارب قسم
اور حسین ابن علی کے واسطے
باقی و جعفر کی تجھ کو ہے قسم
اور رضا صاحب و لا کے واسطے

تجھ کو مولانا نقی کی ہر قسم
 مہدی ہادی کی تجھ کو ہر قسم
 تو اگر چاہے تو یہ کیا بات ہے
 اے خدا سے وہ جہاں حئی و قدیر
 میرا تخت دل و باج الدین حسن
 دے اوپر فرزند مسرور خوش سیر
 کچھ نہ ہو اندوہ او سکواے صمد
 دوست میرے خوش عدد و پامال ہوں
 احمد سکین کو کر خبت نصیر

عسکری ہادی ولی کی ہر قسم
 خادم شہدا مجھے کر تو رقم
 فیض گستر تیری ہی ثنوات ہے
 زوجہ اعلیٰ کو میری کر بصیر
 دائمًا شادان رہی ذوالمنن
 عالم دعا بد ذکی و پُر ہنر
 شاد اور فرحان رہے وہ تابد
 اور سیلان سب مرفہ حال ہوں
 ہوا ہوا اور نیز وہ کمالات جو مخصوص آپ کی

دات خاص سے ہی عطا فرما کر افضل الخافاء اور خاتم الاوصیاء
 تفاوت رہ از کجاست تا بلکہ اب آپ کو خلیفہ مافوق

ترغیب حب۔ فن غلیات میں لا جواب۔ یہی کہ جنگ سانچہ ہر ہی۔ تمام واقعات صحیح صحیح بیان
 عمدہ کتاب ہے جو دیکھنے میں نہ آئی ہوگی اس میں غل غلیر کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸
 دیگر نہایت آسان اور مجرب طریقہ میں قیمت ۸
 سحر الہی و ہندوؤں کے مجرب جتر ستر شگلون دو انہیں بجز تریاق السم کے نجات کے۔ ۸
 اس کے اوتارنے کے طریقے شجعات طلسمات۔ فالنامہ
 سوکون کو مطلع کرنے کی ترکیبیں سفلی غلیات مجرب غیور ضرور ہے اور فائدہ ادا ہوا عجیب و غریب پر تاثیر غلیات کا
 درجہ ہے۔ قیمت ۱۰

تاریخ جنگ عجم و یونان۔ آجک ایسی رموز و روشنی ہر چہا رخاندان و خانوہ کی مفصل
 تاریخ لکھی ہے جس میں اسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کیفیت جہاد و ریاضت و شہیدان اسرار بزرگان کے
 شہر قاضی محمد عبد العلی اذیر فخر عالم قرا آباد